[illegible]

ایک حدیث

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَاَنْ یَّاْخُذَ اَحَدُکُمْ حَبْلَهٗ فَیَحْتَطِبَ عَلٰی ظَهْرِهٖ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّاْتِیَ رَجُلًا فَیَسْاَلَهٗ اَعْطَاهُ اَوْ مَنَعَهٗ۔ (صحیح بخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب الاستعفاف عن المسئلۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم میں سے کسی شخص کا رسی میں لکڑیوں کا گٹھا باندھ کر اپنی پیٹھ پر اٹھانا، اس سے بہتر ہے کہ کسی کے پاس سوالی بن کر آئے، وہ چاہے دے، چاہے نہ دے۔

یہ حدیث عزتِ نفس کے تحفظ اور اپنے وقار و احترام کو محفوظ رکھنے کے سلسلے میں اساس و بنیاد کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کا مطلب بالکل واضح ہے کہ انسان کو کسی کے سامنے حتی الامکان دستِ سوال نہیں پھیلانا چاہیے اور جہاں تک ہو سکے مانگنے سے احتراز کرنا چاہیے۔ اس لیے کہ اس سے لوگوں کے دل میں اس کی عزت باقی نہیں رہتی اور اسے بے کار اور ناکارہ آدمی سمجھا جاتا ہے۔ کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے سے یہ کہیں بہتر ہے کہ انسان رسی لے کر جنگل میں چلا جائے اور پیٹھ پر لکڑیاں اٹھا کر لائے اور انھیں فروخت کر کے گزر اوقات کرے یا بازار اور منڈی کا رخ کرے، وہاں محنت و مشقت اور بار برداری کر کے پیسے کمائے اور اپنا اور اہل و عیال کا پیٹ پالنے کی کوشش کرے۔

مانگنا اور کسی کے سامنے جھولی پھیلانا نہایت مکروہ فعل ہے۔ اس میں اس کی مدد کا تمام تر انحصار اس شخص پر ہوتا ہے، جس سے مانگا جا رہا ہے، اس کا جی چاہے تو تھوڑا بہت دے دے، نہ جی چاہے تو نہ دے، اس کو دینے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ پھر اگر مانگنے کی عادت پڑ جائے تو چھوٹتی نہیں، کسی قسم کے حیلے بہانے بنا کر وہ لوگوں کے پاس جاتا ہے اور غلط سلط باتیں کر کے ان سے پیسے بٹورنے کی کوشش کرتا ہے۔ کسی سے کوئی بات کہتا ہے اور کسی سے کوئی۔!

مانگنے والوں کی کئی قسمیں ہوتی ہیں۔ بعض لوگ تو وہ ہیں جو ہر شخص سے مانگتے ہیں، بازاروں میں گلیوں